از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 فروری 1957

راگھو بنش لال

بنام

دی سٹیٹ آف یو۔پی

(جگندھاداس، جعفر امام، گووندا مینن اور جے ایل کپور جج صاحبان)

فوجداری مقدمہ-جان بوجھ کر غلط طریقے سے ریکارڈ بنانا-نقصان یا چوٹ پہنچانے کا ارادہ-تعزیرات ہند، دفعہ 218۔

اپیل کنندہ، ایک پٹواری ہونے کے ناطے، سال F1358 کے لیے خسرہ میں کچھ متنازہ پلاٹوں پر قبضے کے حوالے سے غلط اندراج پایا گیا، اور اسے مجموعہ تعزیرات ہند 218 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔

حکم ہوا کہ مجموعہ تعزیرات ہند 218 کے تحت سزا کو بر قرار رکھنے کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ اندراج غلط ہے، یہ ضروری ہے کہ اندراج اس ارادے سے کیا گیا ہو، یا یہ جان کر کہ اس سے کسی شخص کو نقصان یا چوٹ پہنچنے کا امکان ہے۔ سال F1358 کے حوالے سے غلط اندراج مستغیث کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ مبینہ الزام لگایا گیا ہے، کیونکہ جب اندراج کا الزام لگایا گیا تھا تو مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت مقدمہ پہلے ہی طے ہو چکا تھا اور یہ سال F1358 میں قبضے میں درج شخص کو موروثی کرایہ داری نہیں دے سکتا تھا کیونکہ یو پی زمیندار کے خاتمے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 16 نے F1356 میں قبضے میں درج افراد کو فائدہ پہنچایا نہ کہ سال F1358 میں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 94، سال 1955۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فوجداری اپیل نمبر 647، سال 1952 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 7 ستمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو ایس ٹی نمبر 11، سال 1952 میں غازی پور میں سیشن جج عدالت کے 7 جون 1952 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی تھی۔

ایچ جے امریگر، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

20.1957 فروری۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

یہ مجموعہ تعزیرات ہند 218 کے تحت اپیل کنندہ رگھو بنش لال کی سزا کی تصدیق کرنے والے الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے۔

جس جرم کے لیے اپیل گزار پر مقدمہ چلایا گیا وہ یہ تھا کہ گاؤں ارازی مافی پانڈئی کا پٹواری ہونے کے ناطے اور اس طرح ایک سرکاری ملازم ہونے کے ناطے، اس نے "گاؤں ارازی مافی پانڈئی کے پلاٹ نمبر 170 اور 74/1 کے حوالے سے 1358 F کا خسرہ تیار کیا، جسے وہ جانتا تھا کہ "اس ارادے سے غلط ہے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح شریمتی مہوراکور کو ناجائز نقصان پہنچائے گا"۔

جن حقائق سے یہ اپیل سامنے آئی ہے وہ یہ ہیں۔ دو بھائی، مہادیو اور سہدیو، جو ایک مشترکہ ہندو خاندان کے رکن تھے، زمین کے کچھ پلاٹوں کے مالک تھے۔ مہادیو نے ایک بیوہ بسیراکور، ایک بیٹا دامودر پانڈے اور ایک بیٹی مہوراکور کو چھوڑا۔ سہدیو کا انتقال ایک بیوہ سندراکور کو چھوڑ کر ہوا۔ دامودر پانڈے کی موت کے بعد رام سیوک پانڈے نامی شخص نے شریمتی بیسیراکور اور شریمتی سندر کوئر کے خلاف زمینداری جائیداد پر قبضہ کرنے کا مقدمہ دائر کیا تھا جس میں دامودر پانڈے کے چھوڑے ہوئے سر اور سیار بھی شامل تھے۔ بسیراکور کی موت کے بعد رام سیوک کے بیٹے ادت پانڈے اور گنگا پانڈے نے اس جائیداد کے سلسلے میں اپنا نام تبدیل کرایا۔

اس کے بعد شریمتی مہوراکور نے ادت پانڈے اور گنگا پانڈے کے خلاف شریمتی بسیراکور کے ذریعہ چھوڑی گئی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا جو یکم اگست 1941 کو منظور کیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا۔ دعویٰ 31 مئی 1943 کو شریمتی مہورا کور نے اس جاگیر کی عدالت کے بذریعے قبضہ حاصل کیا جس میں دو پلاٹ نمبر 170 اور 74 / 1 شامل تھے۔

25 فروری 1950 کو مہورا کور نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو ادت پانڈے اور گنگا پانڈے کے خلاف مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت کارروائی کرنے کی درخواست دی۔ مجسٹریٹ نے زمین کو منسلک کرنے کا حکم دیا جس میں دو پلاٹ نمبر 170 اور 74 / 1 شامل ہیں، اور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ان دو پلاٹوں کا قبضہ شبھ کرن کو پوردار یا نگہبان کے طور پر دیا گیا تھا۔ یہ جائیداد 15 مارچ 1950 سے 18 دسمبر 1950 تک منسلک رہی، جو 1357F کا ایک حصہ اور 1358F کا ایک حصہ پر مشتمل ہو گی۔

18 دسمبر 1950 کو مجسٹریٹ کی طرف سے کی گئی کارروائی مہورا کور کے حق میں اس نتیجے کے ساتھ ختم ہوئی کہ اس کا قبضہ قائم ہو گیا ہے۔ ادیت پانڈے اور گنگا پانڈے کو خاتون کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روک دیا گیا تھا؛ اور یہ حکم دیا گیا تھا کہ منسلک ختم ہو جائے اور متنازعہ زمین کے پلاٹوں کا قبضہ شریمتی مہورا کور کو واپس کر دیا جائے۔ مخالف فریق نے ضلعی مجسٹریٹ کے پاس ایک نظر ثانی کی جسے 28 مارچ 1951 کو برخاست کر دیا گیا، اور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اصل قبضہ اپریل 1951 میں فراہم کیا گیا تھا۔ دسمبر 1950 سے اپریل 1951 تک ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے تحت قبضے کی فراہمی پر روک لگا دی گئی۔

31 جولائی 1951 کو شریمتی مہورا کور نے موجودہ اپیل کنندہ کے خلاف مجموعہ تعزیرات ہند 218 کے تحت غازی پور کے جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں موجودہ شکایت درج کرائی جس میں مختلف متعلقہ حقائق بیان کرنے کے بعد انہوں نے الزام لگایا کہ ملزم جو گاؤں کا پٹواری تھا اس نے پلاٹ نمبر 170 اور 74 / 1 کے حوالے سے جان بوجھ کر غلط اندراجات کیے تھے اور تبصرے کے کالم میں آدیت پانڈے کا نام قبضے میں درج کیا تھا، اور اس طرح اس نے مجموعہ تعزیرات ہند 218 کے تحت جرم کیا تھا۔ یہ مقدمہ سیشن عدالت میں پیش کیا گیا جہاں استغاثہ کی حمایت میں شریمتی مہورا کور خود گواہ نمبر 1 کے طور پر پیش ہوئیں اور ان کے مقدمے کی حمایت دو دیگر گواہوں، گوری شنکر گواہ استغاثیہ 2 اور نریش گواہ استغاثیہ 3 نے کی۔ ملزم کو دفاع میں ادیت پانڈے، گواہ مدعالیہ 1 اور رام سوروپ گواہ مدعالیہ 2 پیش کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سیشن عدالت میں ملزم کی عرضی یہ تھی کہ اسے شوبھ کرن چوکیدار سے معلوم ہوا تھا کہ شریمتی مہورا کور نے مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت مقدمہ جیت لیا ہے، لیکن مجسٹریٹ کے حکم کے باوجود اس نے قبضہ "موقع پر" ادیت پانڈے کا پایا، کہ اس نے مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق کام نہیں کیا کیونکہ اسے ایسا کوئی حکم موصول نہیں ہوا اور اسے شریمتی مہورا کور نہیں ملا جس کے حق میں مجسٹریٹ نے حکم منظور کیا تھا۔

معروف ٹرائل عدالت نے پایا کہ ملزموں نے یہ جانتے ہوئے غلط اندراجات کیے تھے کہ وہ "ادیت پانڈے کو فائدہ پہنچانے اور شریمتی مہورا کور کو نقصان پہنچانے" کے ارادے سے غلط ہیں۔ اس لیے اس نے ملزم کو مجرم قرار دیا اور اسے ایک سال کی قید بامشقت اور 200 روپے جرمانے یا 4 ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی۔

عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی اس بنیاد پر تصدیق کی کہ مستغیث شریمتی مہورا کور کو قبضہ کی فراہمی خود خاتون اور 'گوری شنکر' اور نریش گڈاریا کے گوشوارہات سے ثابت ہوئی، جنہوں نے مہورا کور کے بیان کی حمایت کی تھی اور بیان دیا تھا کہ شوبھ کرن سپر دار نے ایک کھیت میں جو اور دوسرے میں دھان بویا تھا اور یہ کہ اصل ظاہری قبضہ اپریل 1951 میں اسے پہنچایا گیا تھا۔ شواہد پر غور کرنے پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اندراجات غلط تھے اور مہورا کور کو تکلیف پہنچانے کے مقصد سے کیے گئے تھے۔

یو۔ پی۔ لینڈ ریکارڈز مینوئل کا قاعدہ 60 خسروں کی تیاری سے متعلق ہے۔ خسرہ کی شکل میں کالم ہوتے ہیں جن میں کاشتکار کا نام، ماتحت یا کرایہ داروں کا نام اور فصلوں وغیرہ سے متعلق اندراجات دکھائے جاتے ہیں۔ قاعدے میں کہا گیا ہے کہ اندراجات اصل حقائق کے مطابق کیے جائیں اور اس میں کہا گیا ہے کہ پٹواری تمام اندراجات کا ذمہ دار ہے اور اسے متعلقہ افراد سے تفتیش کے ساتھ ساتھ زمینی معائنہ کے ذریعے خود کو حقائق سے مطمئن کرنا ہوگا اور 30 اپریل تک خسرہ مکمل کرنا ہوگا۔ کیفیت کے کالم میں -اور یہ عزم کی ترتیب سے ظاہر ہوتا ہے- F 1357 اور F 1358 سالوں کا اندراج "قابض بدستور" (پہلے کی طرح قبضہ) تھا۔ شریمتی مہورا کور کو تکلیف پہنچانے کے ارادے سے خسرہ میں اندراجات کی غلطی کے نتیجے پر آتے ہوئے، نچلی عدالتوں نے مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت کارروائی پر غور کیا ہے۔ اگرچہ ان کارروائیوں میں مجسٹریٹ کا فیصلہ شریمتی مہورا کور کے حق میں تھا، لیکن متنازعہ زمین کو منسلک کر کے شبھ کرن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چوکیدار کو کاشت کے لیے دے دیا گیا تھا، اور استغاثہ کے مقدمے کے مطابق اصل قبضہ اپریل 1951 تک شریمتی مہوراکور کے پاس نہیں گیا تھا۔ سپردار، شبھ کرن، خود گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی گئی ہے، اس کی وجہ مہوراکور اور شبھ کرن کے درمیان اس وقت کے موجودہ تنازعہ کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس کی تحویل کی مدت کے لیے متنازعہ زمین کی پیداوار کے بارے میں ہو۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ متنازہ پلاٹوں کا قبضہ مستغیث کو اپریل 1931 میں دیا گیا تھا، لیکن اس تاریخ سے پہلے وہ حقیقی طور پر قبضے میں نہیں تھی، یعنی اس مدت کے دوران جب زمین منسلک تھی۔

اس مقدمے کے مقاصد کے لیے، استغاثہ کو ثابت کرنا پڑا:--

(1) کہ ملزم نے جان بوجھ کر غلط طریقے سے ریکارڈ تیار کیا؛ اور

(2) کہ ملزم نے ایسا اس ارادے سے یا اس علم کے ساتھ کیا کہ وہ اس طرح عوام یا شریمتی مہوراکور کو نقصان یا تکلیف پہنچائے گا۔

یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ نے پایا کہ ملزم مہوراکور اور ادیت پانڈے کے درمیان قانونی چارہ جوئی کے بارے میں جانتا تھا اور اس کے باوجود اس نے غلط اندراج کیا تھا۔ لیکن سزا کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ اندراجات غلط ہیں، یہ ضروری ہے کہ اندراج مجموعہ تعزیرات ہند 218 میں مذکور ارادے کے ساتھ کیا گیا ہو۔ اس معاملے میں ضروری ارادے کو ثابت کرنے والے براہ راست قرئنی شہادت کا فقدان ہے اور حالات کے مطابق قرئنی شہادت کسی محفوظ نتیجے کی حمایت کرنے کے لیے بہت کم ہیں جس ارادے سے اپیل کنندہ نے اندراج کی شکایت کی تھی۔ اس کا معاملہ یہ تھا کہ سپردار شبھ کرن کو آدت پانڈے سے کبھی قبضہ نہیں ملا۔ شبھ کرن گواہ نہیں تھا، اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہو، اور یہ دلیل دی گئی کہ شبھ کرن کی گواہی کی عدم موجودگی میں استغاثہ کا مقدمہ ثابت نہیں کیا جا سکتا، کم از کم یہ شک سے پاک نہیں ہے۔ لیکن نچلی عدالتیوں نے اس حقیقت پر غور کیا ہے اور تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قبضہ کے سوال پر مستغیث کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔

سوال اب بھی باقی ہے کہ آیا غلط اندراجات اس ارادے سے کیے گئے تھے کہ ملزم مستغیث کو نقصان یا تکلیف پہنچائے گا۔ یہ دیکھنا مشکل ہے کہ سال 1358 F کے حوالے سے کوئی غلط اندراج مستغیث کو کس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس معاملے میں ارادہ ملزم کے عمل سے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اندراج کا مقصد مستغیث کے خلاف دفعہ 145 مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

استعمال ہونے کے لیے ثبوت پیدا کرنا نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ ریکارڈ پر موجود شواہد کے مطابق اندراجات مارچ میں کہیں کیے گئے تھے اور اس سے ادیت پانڈے کو مدد نہیں مل سکتی تھی، کیونکہ مجسٹریٹ نے پہلے ہی دسمبر 1950 میں دفعہ 145 مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی کا فیصلہ کر لیا تھا، اور قبضہ مستغیث کو فراہم کرنے کا حکم دیا تھا؛ اور اس لیے، یہ اندراج دفعہ 145 مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی کے نتائج کو متاثر نہیں کر سکتا تھا۔

مسٹر ماتھر نے اپنا مقدمہ یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ (یوپی ایکٹ I، سال 1951) کی دفعہ 16 پر بھی قائم کیا، جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ایک شخص، جسے سال F 1356 کے لیے زمین پر قابض کے طور پر درج کیا گیا تھا اور جو دفعہ میں مذکور تاریخ کو زمین کے قبضے میں تھا، اسے زمین کا موروثی کرایہ دار سمجھا جائے گا۔ لیکن جس اندراج کی شکایت کی گئی ہے وہ سال 1356F کے لیے نہیں بلکہ سال 1358F کے لیے ہے، اور یہ اندراج زمیندار خاتمے کے قانون کی دفعہ 16 کے مقاصد کے لیے ادیت پانڈے کے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہوتا۔ کیس کے حالات میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ نے دفعہ 218 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ ہماری رائے میں استغاثہ ضروری مجرمانہ ارادے کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

ان حالات میں، ہم اپیل کی اجازت دیں گے، سزا کے حکم کو کالعدم قرار دیں گے اور ملزم کو بری کر دیں گے۔ اس کے نتیجے میں ضمانت نامہ منسوخ ہو جائے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document